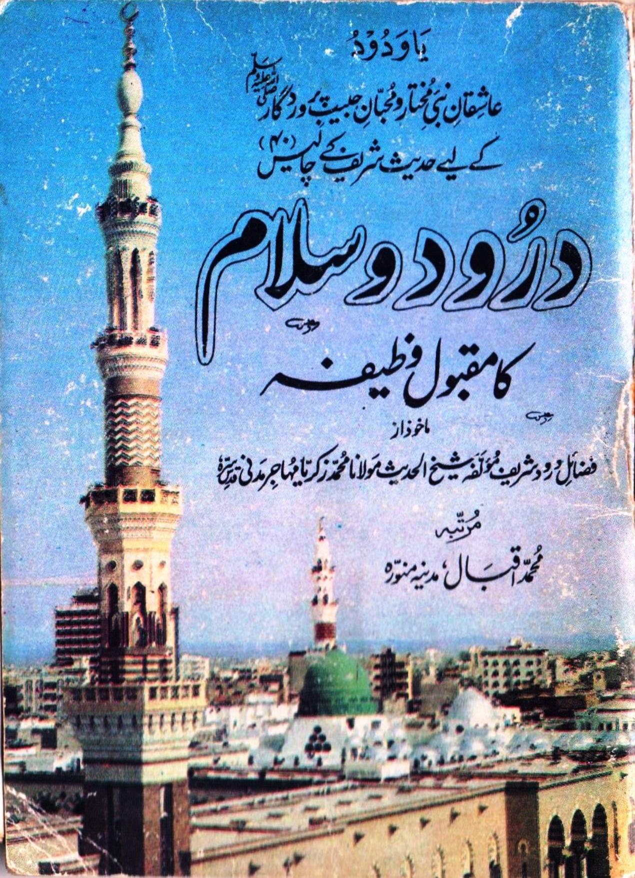
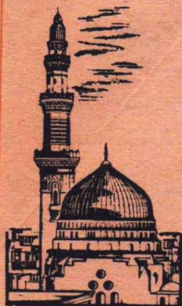

یَا وَدُوْدُ
عاشقانِ نبیِ مُختار و مُحبّانِ حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے حدیث شریف کے چالیس (۴۰)
درود و سلام
کا مقبول وظیفہ
ماخوذ از
فضائلِ درود شریف مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ
مُرتّبہ
محمد اقبال، مدینہ منورہ



یا وَدُودُ

عاشقانِ نبیٔ مختار و محبانِ حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم

کے لیے حدیث شریف کے چالیس (۴۰)

درود و سلام

کا مقبول وظیفہ

ماخوذ از

فضائلِ درود شریف مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجرِ مدنی قدس سرہٗ

مُرتّبہ

محمد اقبال، مدینہ منورہ

مکتوب گرامی قطب عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسلسلہ چہل حدیثِ مبارک درود شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ وازواجہ واتباعہ اجمعین

آج شب سہ شنبہ ۱۷ شوال ۱۴۰۱ھ مولانا حافظ عبد الرحمن ابن ابراہیم میاں صاحب نے مژدہ سنایا کہ چہل حدیث مشتمل بر صلوۃ وسلام جو کہ اس سیاہ کار کے رسالہ فضائل درود شریف میں مذکور ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ "دار النشر الرحمانیۃ۔ لینیشیا۔ جوہانسبرگ" اسے چھپوا کر نشر کر رہا ہے۔ سن کر از حد مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کو ان کے لیے، ادارہ کے لیے اور پورے ملک کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے اور عامۃ المسلمین کو اسے حرزِ جان بنانے کی توفیق عطا فرمائے کہ درود شریف کے پڑھنے سننے پھیلانے میں دونوں جہانوں کی خیر و صلاح مضمر ہے اور قربِ الٰہی یقینی ہے۔ یہ سیاہ کار ہمیشہ اپنے دوستوں سے عرض کرتا رہتا ہے کہ دل سے موت کو ہمیشہ یاد رکھو اور زبان سے جتنا ہو سکے درود شریف پڑھتے رہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور کامل اتباع سے اس ناکارہ کو او اس رسالہ کی اشاعت کرنے والوں اور سب پڑھنے والوں کو نوازے۔ آمین!

محمد زکریا

بقلم عبد الحفیظ

مقیم حال، جامع مسجد لینیشیا، جوہانسبرگ

شب سہ شنبہ
۱۷ شوال ۱۴۰۱ھ



حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب فخرِ عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنایا اور خاص مؤمنین کے حق میں ان کو رؤف رحیم فرمایا خود سید الکونین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا حبیب ہوں، علماء نے لکھا ہے کہ "حبیب اللہ" کا لقب سب سے اونچا ہے اور حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلت کو بھی اور کلیم اللہ کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بھی ثابت ہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبت کے ساتھ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مقام یہ بھی ہے کہ شفاعت کے میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا،

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ ۔۔۔ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں ۔۔۔ امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار

تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی ۔۔۔ تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار

حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جان جہاں — تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
خدا کے طالبِ دیدار حضرتِ موسیٰ — تمہارا کیجئے خدا آپ طالبِ دیدار
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا — وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت — نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبك خیر الخلق کلھم

یہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقام ہے کہ حبیب رب العالمین ورحمۃ للعالمین ہیں، ایسے اعلیٰ وارفع شان والے محسن اعظم کے احسانات کی ادنیٰ مکافات اور ادائیگی حقوق سے تو ہم پر تقصیر سراسر عاجز وقاصر ہیں لیکن رب کریم نے ہماری اس عاجزی پر کرم فرما کر اس کے لئے ایک بہت بڑے لیکن ایک بہت آسان عمل کا حکم خصوصی شان واہمیت سے فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الآیۃ)

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے
نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں
بھی فرمائیں، ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے لیکن کسی حکم یا کسی
اعزاز واکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو، یہ اعزاز صرف
سیدالکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے ہے کہ اللہ جلشانہ
نے صلوۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے
کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اے مومنو
تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ
اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے،

يُصَلِّي عَلَيْهِ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ
بِهٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِيْنَ كَمَالُهُ

یعنی ان پر تو اللہ جل جلالہ خود درود بھیجتے ہیں اسی سے ان کا خصوصی کمال ظاہر ہوگیا
بلاشبہ صلوۃ وسلام کا یہ بہت بڑا امتیاز ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مقام محبوبیت کے خصائص میں سے ہے۔
اس آیت میں جیسی شاندار تمہید اور جس اہتمام کے ساتھ اہل ایمان کو صلوۃ
وسلام کا حکم دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی
کتنی اہمیت وعظمت ہے اور وہ کیسا محبوب عمل ہے۔
آگے درج ہونے والی حدیثوں سے معلوم ہوگا کہ اس میں اہل ایمان

کے لئے کس قدر خیر کتنی رحمت اور کیسی برکات ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں"۔

فائدہ: اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں، پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو، ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا۔ میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا،

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشک قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔

حدیث: آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس شخص کے لئے کہ جس نے عرض کیا تھا "یا رسول اللہ اگر میں سارے (دعاؤں

کے) وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کر دوں تو کیسا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ شانہ تیرے دنیا وآخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔

علماء نے اس کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب بندہ اپنی طلب اور رغبت کو اللہ تعالیٰ کی طلب اور پسندیدہ چیز (درود شریف) میں کر لیتا ہے اور اپنے مطالب پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے تو وہ اپنے اس بندے کی سب مہمات کی کفایت کرتا ہے۔

مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

ازناقل: درود شریف کی یہ فضیلت تو فضائل درود کی ہر حدیث سے ثابت ہوتی ہے جبکہ ایک دفعہ درود پڑھنے سے پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، نامۂ اعمال میں مزید دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے۔ فرشتوں کا پڑھنے والے کا نام اس کے باپ کا نام لے کر درود وسلام کو بطور ہدیہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا اور اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جواب عطا فرمانا یقینی ثابت ہے تو ظاہر ہے کہ ان فضائل سے دنیا اور آخرت کے سارے ہی فکروں کی کفایت ہوگی۔

اور سب سے لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زیارت کی دولت میسر ہوتی ہے، اور خواب میں زیارت کے لئے مشائخ کے آزمودہ خاص خاص درود شریف اور جملہ درود شریف کے فضائل و برکات کی تفصیل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "فضائل درود شریف" میں پڑھی جا سکتی ہے۔ جس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت و تعلق جو ایمان کے لئے لازم ہے کی زیادتی ہوگی، اور درود شریف پڑھنے کی طرف رغبت اور شوق ہوگا،

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تمام درودوں میں افضل درود

تمام درودوں میں افضل درود وہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی زبان مبارکہ سے ارشاد فرمائے۔ ان میں اکثر وہ ہیں جو درود ابراہیمی کہلاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ جل شانہ

نے اپنا خلیل اور ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا حبیب قرار دیا ہے۔ اس لئے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو درود ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا، اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی اور لذیذ ہوتی ہیں، محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی وجہ سے ان درودوں میں ایک کے درود کو دوسرے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے لہٰذا یہ درود یقیناً سب سے اونچے، لذیذ اور افضل ہیں،

یہ درود مخصوص کیفیتوں اور الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ صحیح حدیثوں میں آئے ہیں، جن کو حضرت تھانوی قدس سرہ نے چہل حدیث کے طور پر جمع فرمایا جس کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس مقام پر جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں۔ ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں جس میں پچیس صلوٰۃ اور پندرہ سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امر دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچادے، اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا،

درود شریف کا امر دین سے ہونا بوجہ اس کے مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریفہ کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجر درود و اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے، ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں، اگر

کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جداجدا ہر صیغے کے متعلق ہیں بتمامہا اس شخص کو حاصل ہو جائیں۔ آہ

جداجدا فضائل حضرت شیخ رحمہ اللہ کی کتاب فضائل درود شریف میں ضرور پڑھیں، تاکہ اس وظیفہ میں ایمان واحتساب کی کیفیت سے اجر کی زیادتی ہو اور ذوق و شوق سے مداومت حاصل ہو۔

شیریں تر نکتہ: سلف صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہ اَللّٰھُمَّ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ کے قائم مقام ہے اور حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اللہ تعالیٰ کے دو ایسے مبارک نام ہیں جو تمام صفات جلالیہ و جمالیہ کے آئینہ دار ہیں، لہٰذا درود ابراہیمی کو پڑھتے وقت ان دونوں لفظوں کی معنویت کا خیال کرنے سے درود شریف کا کیف بہت بڑھ جاتا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

مختصراً از رسالہ فضائل درود شریف

جس طرح درود شریف پڑھنے کا اہل ایمان کو جس اہتمام کے ساتھ حکم دیا گیا ہے اور اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے میں وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں،

ایک حدیث میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، دوسری حدیث میں ایسے شخص کو بڑا بخیل فرمایا گیا ہے، اور ایک حدیث میں امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر چڑھتے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تین بد دعائیں ہیں اور خود شفیع المذنبین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر آمین فرمانا ذکر کیا گیا ہے اس میں نمبر ۲ کی بد دعا یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں منبر کے دوسرے درجہ پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین،

(فائدہ) خوفناک بد دعا.. اول حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی پھر اللہ جل جلالہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے

جتنی سخت بد دعا بنا دی وہ ظاہر ہے،

علامہ سخاویؒ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ایسے شخص پر ہلاکت کی بد دعا ہے اور یہ کہ شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی، اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ شخص سب سے بڑا بخیل ہے۔ اور کسی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارے میں بھی کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین (سالم) نہیں۔ اور یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد علامہ سخاویؒ نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں

یارب صلّ وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر بہت احسانات اور بے حد شفقتیں ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات ایک ہی آیت پڑھتے رہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ یہ آیت تھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، امت کی بخشش اور اس کیلئے دل سوزی کی روایات بہت ہیں، خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" (قرآن حکیم)

ایسے محسن اعظم نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں بخل اور کوتاہی ہو تو بڑی ہی بے مروتی کی بات ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ سلم کی شان میں ادنی بے ادبی بھی گوارہ نہیں جس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ (الآیۃ) جس کا ترجمہ یہ ہے "اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تم کو خبر بھی نہ ہو (فائدہ) حبط اعمال کی وعید اس قدر سخت ہے کہ یہ سزا مرتد کے لئے ہوتی ہے۔ (وَاللّٰهُ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِینَ)



خالق کائنات جل شانہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا

حلیۂ مبارکہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کے حبیب ومحبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے نواسے کا شوق۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حلیۂ مبارکہ کی جستجو فرماتے وقت اس کی وجہ بھی بیان فرمائی (شیئاً اتعلق بہ) تاکہ میں حلیۂ مبارکہ کو اپنے دل ودماغ میں جماؤں۔ (شمائل ترمذی) ؎

خوشا چشم کہ دید آں روئے زیبا

خوشا دل کہ دارد خیال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

صحابی کا یہ عمل واشتیاق واہتمام کیوں؟

اس لئے کہ محبوب کے خدوخال کا خیال محبت کا تقاضہ بھی ہے اور محبت کی زیادتی کا ذریعہ بھی ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جزو ایمان ہے اور اتباع سنت میں معین بھی ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوجاتا ہے۔ اور اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ (الآیۃ)

تمہید: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا جو خوش آواز اور خوش رونہ ہو۔ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب نبیوں میں صورت میں سب سے زیادہ حسین اور آواز میں سب سے زیادہ احسن

تھے (شمائل ترمذی)

علامہ مناویؒ فرماتے ہیں کہ ہر شخص یہ اعتقاد رکھنے کا مکلف ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک جن اوصاف جمیلہ کے ساتھ متصف ہے کوئی دوسرا ان اوصاف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہیں ہو سکتا۔ (شیم الحبیب)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نور (کے فیض) سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو بنایا اور خدا کی خدائی، یکتائی اور کبریائی کے بعد جو صفات کمال بھی کسی بشر کو عطا کی جا سکتی تھیں ان سب کو جسد اطہر میں رکھکر اپنے جمال کا پورا پورا مظہر بنا کر اپنے محبوب سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جملہ کمالات و محاسن کا جامع بنا دیا۔ چنانچہ سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق خود ارشاد فرمایا "انا سید ولد ادم ولا فخر" شاعر رسولؐ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کیا خوب فرمایا۔

خُلِقتَ مُبَرَّءًا مِن کُلِّ عَیبٍ ۔ کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ (محاسن میں ان کا طویل قصیدہ ہے)

من القصیدۃ المبردہ:-

فھو الذی تم معناہ وصورتہ	پس آپ فضائل باطنی وظاہری میں کمال کے درجہ کو
ثم اصطفاہ حبیبا باریٔ النسم	پہنچے ہوئے ہیں، پھر خداوند شانہ نے جو خالق کائنات ہے
منزہ عن شریك فی محاسنہ	آپکو اپنا حبیب بنالیا، آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی
فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم	خوبیوں میں اور کوئی آپ کا شریک ہو، بس جوہر حسن جو
یارب صل وسلم دائما ابداً	آپ میں پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم اور غیر مشترک ہے بلکہ
علی حبیبك خیر الخلق کلھم	مخصوص آپ ہی کے ساتھ ہے (عطر الوردہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زلیخا کی سہیلیاں اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے دلوں کو کاٹ لیتیں (شرح شمائل)

علامہ قرطبیؒ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا جمال ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے۔

از قصیدہ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا — وہ دل ربائے زلیخا تو شاہد ستّار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت — نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

حلیۂ مبارک کے مطابق جو شمائل ترمذی میں احادیث آئی ہیں ان میں سے صرف چہرۂ انور سے متعلق چند اوصاف کو لکھا جاتا ہے تاکہ ذہن میں جمانا اور بیک وقت تصور میں لانا آسان ہو۔ چونکہ حسن اور خوبروئی میں ایک مستانہ خوشبو اور رعب بھی ہوتا ہے، لہٰذا اس تصور کے بعد اللہ کے پیارے پر اللہ کا دُلار یعنی درود و سلام کا نذرانہ ادب و محبت سے لبریز ہو کر پیش کیا جائے۔

نور مجسم کی تصویر کشی تو محال ہے لیکن ہمت اور وسعت کے موافق چہرۂ انور کے جمال جہاں آرا کے متعلق حضرات صحابہ کرام سے جو کچھ منقول ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

(۱) سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی شاندار تھے آپ کا قد میانہ تھا لیکن مجمع میں آپ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے،

(۲) عظیم المرتبت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ یہ حسن اور خوبروئی اس طرح سے تھی کہ گورے گورے رنگ کے

اندر کچھ سرخی دمکتی تھی جس سے کمال درجہ ملاحت پیدا ہو گئی تھی۔ اور رخسار مبارک نہایت شفاف ہموار اور سبک تھے۔

(۳) ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کانوں کی لو تک تھے، اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی اور بال ہلکی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے یعنی بل دار تھے ؎

مر کر کسی کی زلف پہ معلوم ہو تجھے
فرقت کی رات کٹتی ہے کس پیچ و تاب میں

(۴) فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کشادہ تھی اور ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو جدا جدا تھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے، دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔ؔ

(۵) محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی اور خوش رنگ تھیں جن کی پتلی نہایت سیاہ اور ان کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے۔ اور پلکیں دراز تھیں۔

(۶) سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک پر ایک چمک اور نور تھا جس کی وجہ سے بینی مبارک بلند معلوم ہوتی تھی

(۷) رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک موزونیت کے ساتھ فراخ

ؔ آپ کو دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے کبھی غصہ نہ آتا تھا۔ البتہ اگر کوئی امر دین اور حق سے تجاوز کرتا تو اس وقت آپ کے غصہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا یہاں تک کہ آپ اس کا انتقام نہ لے لیں۔ لیکن اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ناراض ہوتے نہ اس کا انتقام لیتے۔

تھا۔ اور دندان مبارک باریک آبدار تھے۔ اور سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا سا فصل بھی تھا جن سے تکلم اور تبسم کے وقت ایک نور نکلتا تھا ؎

حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا
حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

(۸) آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی۔

(۹) امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک ایسی پتلی اور خوبصورت تھی جیسی تصویر کی گردن تراشی ہوئی ہو، صفائی اور چمک میں چاندی جیسی تھی۔

(۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپکے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ نبیوں کے ختم کرنے والے تھے۔ (شمائل ترمذی) آپ نے خود فرمایا میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آیگا

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد واٰلہ بقدر حسنہ وجمالہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللھم انی اسألک حبک وحب رسولک وحب من یحبک وحب عمل یبلغنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک ۔ اٰمین۔

مرتبہ ۔ اللہ معاف کرے محمد اقبال
مدینہ منورہ ۔ ۱۱ محرم ۱۴۰۷ھ

مدینہ منورہ کے فضائل و آداب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت وشان صرف اسی بات سے ظاہر ہے کہ وہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا اور اب آپ کی آرام گاہ ہے یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو کسی دوسرے مقام کو نصیب نہیں۔

ابن عساکر قاضی عیاض رحمہم اللہ وغیرہ نے اس پر ساری امت کا اتفاق اور اجماع نقل کیا ہے کہ وہ حصۂ زمین (جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے متصل ہے) بیت اللہ شریف سے بھی افضل ہے مواہب اللدنیۃ میں بھی اس مسئلہ کو اجماعی مسئلہ لکھا ہے بلکہ ابن عقیل حنبلیؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ جگہ عرش سے بھی افضل ہے۔

اسی مبارک شہر میں وہ مسجد ہے جس میں نماز پڑھنے کا ثواب عام مساجد سے ہزار گنا زیادہ ہے اور ایک روایت میں پچاس ہزار بھی آیا ہے اسی مسجد میں ایک ایسا حصہ ہے جس کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ فرمایا گیا۔ یعنی ریاض الجنۃ اور اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

منبر شریف ہے جو کہ حوض کوثر پر ہوگا۔

اس مبارک شہر کے فضائل وخصائص کے لحاظ سے بہت سے نام ہیں۔ سَو کے قریب علماء نے گنائے ہیں۔

سب فضائل کے بیان کے لیے بڑا دفتر چاہیئے لیکن مختصر طور پر سب فضیلتیں اسی میں آجاتی ہیں کہ اللہ پاک نے اس کو اپنے محبوب کے لیے پسند فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شہر سے محبت تھی چنانچہ سفر سے واپسی پر جب مدینہ منورہ پر نظر پڑتی تو اونٹنی کو تیز فرما دیتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس مبارک شہر کو حرم قرار دیا۔ اور یہاں کے لیے برکت کی دُعا کی اور مومنین کو دنیاوی زندگی گزارنے اور یہاں کی کچھ تکلیف پر صبر کرنے اور یہاں کی موت نصیب ہونے پر اپنی خصوصی شفاعت کی بشارتیں دیں اور اپنے متعلق بھی فرمایا کہ کوئی زمین ایسی نہیں کہ جو مجھے زیادہ محبوب ہو اس اعتبار سے کہ میری قبر وہاں ہو بجز مدینہ کے۔

آداب

طُرقُ العِشقِ کُلّھا آدابُ اَدِّبُوا النّفسَ اَیُّھا الأصحابُ

یعنی عشق کے تمام راستے ادب ہی ہیں اے دوستو اپنے نفس کو ادب سکھاؤ

اس مقدس، منور اور مبارک شہر کے آداب کون بیان کر سکتا ہے اور ان پر پورا عمل کون کر سکتا ہے کہ جس کے میدانوں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

چلے پھرے ہوں۔ وہاں کے مواقع وحی کے نزول کے ساتھ آباد ہوئے ہوں۔ وہاں قرآن پاک نازل ہوتا رہا ہو۔ وہاں کے میدان اللہ کے ذکر و تسبیح سے گونجتے رہے ہوں۔ وہاں کی مٹی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر پھیلی ہوئی ہو وہاں اللہ کے دین اور اسکے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں کثیر مقدار میں جاری ہوئی ہوں۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ پاک کے ساٹھ آداب تحریر فرمائے ہیں جسکا آخری حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ آداب میں سے یہ بھی ہے کہ مدینہ طیبہ کے پورے قیام میں اِس شہر کی عظمت اور بزرگی کا استحضار رہے اور یہ بات تصور میں رہے کہ اللہ جل شانہ، نے اِس پاک شہر کو اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے لیے پسند فرمایا اور یہاں حضورؐ کا قیام اور اس کو وطن بنانا مقدر فرمایا اور اس کے گلی کوچوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے پھرنے کا استحضار رہے امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جب سے تیری نظر مدینہ پاک پر پڑے اس مضمون کو اپنے ذہن میں رکھ کہ یہ وہ شہر ہے جس کو اللہ جل شانہ، نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے لیے پسند کیا اور اس کی طرف ہجرت تجویز کی اور یہی وہ شہر ہے جس میں اللہ جل شانہ، نے شریعت مطہرہ کے فرائض نازل کیے اور حضورؐ نے اپنی سُنّتیں جاری کیں اسی شہر میں آپکا وصال ہو کر آپ کی قبر مبارک بنی اور اسی میں

ے بہتر یہ ہے کہ ان کو ایک دفعہ فضائل حج میں دیکھ لیا جائے۔

آپ کے دو وزیروں کی قبر بنی اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک جا بجا پڑے اور یہ سوچتا رہ کہ جس جگہ بھی تیرا قدم پڑے وہاں کسی نہ کسی وقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک بھی پڑا ہو گا اس لیے اپنا ہر قدم نہایت سکون اور وقار کے ساتھ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اِس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک بھی پڑا تھا اور حضوؐر کی رفتار کی جو کیفیت احادیث میں آئی ہے اس کو تصور کرتے ہوئے چل اس کے ساتھ ہی حضوؐر کی عظمت، رفعت، شان جلالت و عظمت مرتبت کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے نام کے ساتھ ساتھ حضوؐر کا نام مبارک رکھا ذہن میں رکھو اور اس سے ڈرتے رہو کہ کہیں بے ادبی کی نحوست سے اپنے پہلے نیک عمل بھی ضائع نہ ہو جائیں یہ امام غزالیؒ نے قرآن پاک کی آیت یَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ (سورۂ حجرات) کے مضمون کی طرف اشارہ کیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے ایسے زور سے گفتگو کرو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کے بعد امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ پھر اس دَور کا تصور کر و جبکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت یہاں حاضر تھی حضوؐر کے مشاہدہ اور حضوؐر کے

بابرکت کلام کے سننے سے مستفید ہوتے تھے ؎

چمن کے تخت پر جس دم شہِ گُل کا تجمل تھا — ہزاروں بُلبلوں کی فوج تھی اِک شور تھا غُل تھا

جب آئے دِن خزاں کے کچھ نہ تھا جُز خار گلشن میں — بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گُل تھا

اس کے بعد اس پر افسوس اور رنج وغم کرو کہ میں حضورؐ کی اور صحابۂ کرامؓ کی بھی زیارت سے محروم رہ گیا اور دنیا میں تو یہ محرومی ہو ہی گئی آخرت کا حال معلوم نہیں کیا ہو زیارتِ اقدس شوق سے نصیب ہوتی ہے یا حسرت سے کہ کہیں دربار سے ہٹا نہ دیا جاؤں اور اپنی بد اعمالیاں حاضری میں مانع نہ بن جائیں اس لیے کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت میں بعض آدمی میرے پاس سے ہٹا دیئے جائیں گے میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں تو جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا بس اگر تم نے حضورؐ کی شریعت مطہرہ کے احترام کی خلاف ورزی کی تو اس سے بے فکر نہ رہو کہ کسی وقت یہ بے راہروی تمہارے اور حضورؐ کے درمیان حائل نہ ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی اللہ کی پاک ذات سے امیدیں وابستہ رکھو کہ جب اس نے دنیا میں اتنے دُور وطن سے اس دربار کی حاضری کی سعادت نصیب فرمائی تو اس کے لطف وکرم سے بعید نہیں کہ آخرت کی بابرکت زیارت سے محروم نہ فرمائے گا۔ حق تعالےٰ شانہٗ اس سعادت سے اس سیہ کار کو بھی نواز دے آمین۔ یا ربّ العالمین بوسیلۃ نبیّک سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اپنی نااہلیت سے حاضری کے آداب پورے نہ لکھ سکا نمونہ کے طور پر چند آداب لکھ دیئے ہیں ناظرین اس سے اندازہ لگائیں اور دو اُصول کے تحت شریعتِ مطہرہ کے دائرہ کے اندر رہ کر جو کچھ کر سکتے ہوں کسر نہ چھوڑیں اوّل ادب و احترام دوسرے شوق و ذوق۔ اور حج و زیارت کی قبولیت کی علامت یہ ہے کہ واپسی پر آدمی بدلا ہوا ہو دیکھتے ہی فوراً معلوم ہو جائے کہ یہ شخص زیارت کر آیا ہے اور وہاں کی اصل سوغات اتباعِ سُنّت ہر معاملہ میں کھانے پینے لباس میں چہرے مہرے میں گفتگو میں معاملہ میں اختیار کیے ہوئے ہے۔ چہرے پر زیارت کا نور نورِ سُنّت ہو۔ مکہ مدینہ سے آگے کوئی جگہ نہیں جہاں جا کر کوئی بدلے اگر جیسے گیا تھا وہ ایسے ہی واپس آیا تو بہت افسوس کی بات ہے آگے پھر قبر ہے پھر تلافی کا وقت نہیں، اللہ پاک اپنے اور اپنے حبیبؐ کے دربار سے کسی کو محروم نہ کرے اور کوئی بلا دلیل خوش فہمی میں نہ رہے عطا کی علامت لے کر آئے۔

اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار اُمّتیوں پر یہ لازِم ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتّباع کی پُوری پُوری کوشش کریں جو کہ آپؐ سے اور اللہ تعالیٰ سے سچّی محبت کی علامت ہے۔ مزید برآں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرنے والوں کو یہ بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ ہمارے اَعمال

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور کل قبر میں بھی آپؐ کو منہ دکھانا ہے۔

حبیبِ خدا سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ عالی میں حاضری کے مختصر آداب بیان کرنے کے بعد عرض ہے۔ کہ "حقوق" کی "اہمیت" "آداب"[1] سے بڑھ کر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پیش کرنا اعظمِ حقوق میں ہے کہ دیگر حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ بھی ہے[2] اس لیے روزانہ کا وظیفہ بنانے اور مدینہ منورہ کے مبارک قیام کے دوران کثرت سے پڑھنے کے لیے درود پاک کی چہل حدیث درج ہے۔

(یا اللہ راقمُ الحروف کو بھی اپنی رضا و مغفرت کے ساتھ ایمان پر مدینہ طیبہ میں موت نصیب فرما اور جنت البقیع میں جگہ عطا فرما۔ آمین)

مرتبہ۔ اللہ معاف کرے محمد اقبال
مدینہ منورہ۔

---

[1] یعنی مستحبات

[2] کیونکہ مومنین کے درود کا حاصل آپکی مدح و ثنا اور محبت و اتباع ہے تفصیل کے لیے رسالہ فضائلِ درود شریف مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ ضرور ملاحظہ فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ـــ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

(القرآن الحکیم)

حدیث ۱

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْزِلْهُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ۔

(طبرانی)

حدیث ۲

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
الْقَآئِمَةِ وَ الصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ
عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ أَبَدًا۔

(مسند احمد)

لہ ارشاد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ”جو اِس درود شریف کو پڑھے، میری شفاعت اس پر واجب اور ضروری ہے“۔ (طبرانی)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ

(ابنِ حبان)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّ ارْحَمْ مُّحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ

روایت کیا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ”جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھے تو اس کے لیے باعث تزکیہ ہوگی۔“ (ابن حبان)

كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ
وَ رَحِمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بیہقی)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (بُخاری شریف)

حدیث ۶

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ۔ (مُسلم شریف)

حدیث ۷

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيتَ
علىٰ إبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
علىٰ إبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ۔ (ابن ماجہ)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيتَ
عَلىٰ إبْرَاهِيمَ وَعلىٰ اٰلِ إبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَبَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (نسائی)



حدیث ۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔
(ابو داؤد)



حدیث ۱۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلىٰ اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ (ابوداؤد)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلىٰ اٰلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلىٰ
مُحَمَّدٍ وَّ عَلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔
(مسلم شریف)



حدیث ۱۲

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلَىٰ
مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (ابوداؤد شریف)



حدیث ۱۳

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ

وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى

أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ۔ (مُسلم شریف)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ

وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

---

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے، تو یہ درود شریف پڑھے۔"

وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى أٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
أٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ، وَ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

---

[1] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے "جو شخص یہ درود شریف پڑھے، قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔"

وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كما ترحَّمت
علىٰ إبراهِيمَ وعلىٰ اٰلِ إبراهِيمَ
(طبری)

حدیث ۱۶

اَللّٰهُمَّ صلِّ علىٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كما صلَّيت
علىٰ إبراهِيمَ وعلىٰ اٰلِ إبراهِيمَ
إنَّك حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ علىٰ مُحَمَّدٍ وَّعلىٰ اٰلِ
مُحَمَّدٍ كما بَاركت علىٰ
إبراهِيمَ وعلىٰ اٰلِ إبراهِيمَ
إنَّك حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ ترحَّم

عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَعَلىٰ اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلىٰ
مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَعَلىٰ اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلىٰ
مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَعَلىٰ اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (سعایہ)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ أٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سعایہ)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى أٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، أَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحاح ستہ)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

عَبۡدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيۡتَ
عَلٰى اٰلِ إِبۡرَاهِيمَ وَ بَارِكۡ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى اٰلِ إِبۡرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (نسائی۔ابن ماجہ)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الۡأُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيۡتَ عَلٰى إِبۡرَاهِيمَ وَ بَارِكۡ
عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الۡأُمِّيِّ
كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى إِبۡرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (نسائی)

حدیث ۲۱

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ أَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُونُ لَكَ رِضًى وَّ لَهٗ
جَزَاءً وَّ لِحَقِّهٖ أَدَاءً وَّ اَعْطِهِ
الْوَسِيلَةَ وَ الْفَضِيلَةَ وَ الْمَقَامَ

لے امام ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ "جو کوئی سات جمعے تک ہر جمعہ کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے، واجب ہو اس کے لئے شفاعت میری" (القول البدیع)

الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَّهُ
وَ اجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ
وَ اجْزِهِ أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ
نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَ رَسُولاً عَنْ
أُمَّتِهِ، وَ صَلِّ عَلَى جَمِيعِ
إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصَّالِحِيْنَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (القول البديع)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلٰى

أٰلِ إِبْرَاهِيمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى
أٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

(بیہقی)
(مسند احمد مستدرک حاکم)



أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ،
أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ،
صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ صَلَوَاتُ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ۔ (دارقطنی)



أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى

أٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيمَ وَ عَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (مسند احمد)

حدیث ٢٥

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

(نسائی)

صِيَغُ السَّلَامِ

حدیث ٢٦

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ

وَ الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ،
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ۔ (بخاری شریف۔ نسائی)



أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ

الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ (مسلم. نسائی)



أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔(نسائی)



أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، سَلَامٌ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ ، سَلَامٌ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ ۔

(نسائی شریف)



بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ ، أَلتَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ
أَلسَّلَامُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،
أَلسَّلَامُ عَلَينَا وَ عَلٰى عِبَادِ
اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ ، أَسْأَلُ اللهَ
الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ

(نسائی)



أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ
اللهِ الصّٰلِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ (مؤطّا)



بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،
أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا،
وَ أَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا،
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ
أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ اهْدِنِيْ۔

(معجم طبرانی)



أَلتَّحِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ
وَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ۔ (ابوداؤد)



بِسْمِ اللّٰهِ، أَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ،
أَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

شَهِدتُّ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
شَهِدتُّ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ (مؤطا)



أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ

(مؤطا)



أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ
وَرَسُوْلُهٗ. أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ
الصَّالِحِيْنَ۔ (مؤطا)



أَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ

وَ برکَاتُهُ، أَلسَّلَامُ علَينَا
وَعلىٰ عِبادِ اللهِ الصَّالِحِينَ۔

(طحاوی)



أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عليكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحمَةُ اللهِ، أَلسَّلَامُ
علَينَا وَ علىٰ عِبادِ اللهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ
وَ رَسُولُهُ۔

(ابوداؤد)



أَلتَّحِيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔

(مُسلم شریف)



بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ۔

(المستدرک للحاکم)

جامع دعا

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ حضور، دعائیں تو آپ نے بہت سی بتا دی ہیں اور ساری یاد رہتی نہیں، کوئی ایسی مختصر دعا بتا دیجیے، جو سب دُعاؤں کو شامل ہو جائے۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دُعا تعلیم فرمائی۔ (ترمذی)

أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ
وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(ترمذی شریف)

صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ
وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ
وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ
وَ تَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ
وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ
الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

شیخ الاسلام حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ آفات سے تحفظ کیلئے بعد عشاء ستّر مرتبہ پڑھنے کو فرمایا کرتے تھے (مکتوبات ۹۵)

جمعہ کے روز کثرتِ دُرود شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ اور دارقطنی کی ایک روایت میں یہ درود "النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" تک ہے۔ اور اس روایت کو حافظ عراقی نے "حسن" بتایا ہے۔ اور "الجامع الصغیر" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث پر "حسن" کی علامت لگائی ہے

ماخوذ از فضائل درود شریف

حضرت شیخ رحمہ اللہ کا معمول جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد مندرجہ بالا درود شریف اسّی بار پڑھنے کا ہمیشہ سے تھا، اور خدام کو بھی اس کی تاکید تھی۔

جمعہ کے مبارک دن میں کثرتِ درود شریف کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر

درود بھیجتا ہے تو وہ درُود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور نے فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وُہ انبیا، کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "جمعہ کے روز میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ میری امت کا درُود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے" (یعنی فوراً پیش کیا جاتا ہے، جیساکہ اوپر حدیث میں آیا۔)

ایک حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ) میں کثرت سے درُود بھیجا کرو، اس لیے کہ تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور میں تمھارے لیے دُعا، و استغفار کرتا ہوں۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درُود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے، اس لیے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔

عرضِ مُرتّب

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں لکھنے والے پر فرشتوں کا درود بھیجتے رہنا ہے، اور ایک روایت میں ملائکہ کا استغفار کرتے رہنا بھی آیا ہے۔ (از فضائل درُود شریف)

لہٰذا اس کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش کی جانے اور اس کی اشاعت و تبلیغ سے جتنے لوگ پڑھیں گے۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ بارگاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم میں قبولیت ہوگی اور صدقہ جاریہ بھی ہوگا اور اشاعت کنندہ کو کلام پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ مرتّب کی طرف سے ہر کسی کو طبع کرانے کی اجازت تو ہے ہی، دیگر کسی تعاون کی ضرورت ہو تو خط و کتابت فرمائیں۔

محمد اقبال

جمعۃ المبارک — مدینہ منورہ

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ — ص.ب ۲۰۲۲۹



کتبہٗ نفیس الحسینی غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ ولمشائخہٖ

مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت سلام

مدینہ طیبہ میں کثرتِ درود شریف کے ساتھ ساتھ مواجہہ شریف پر حاضری کا خصوصیت سے اہتمام رکھیں اس میں لاپرواہی نہ کریں اور ہر حاضری کے وقت اپنے قلب کو ہیبت و تعظیم سے پر رکھتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات روضۂ اطہر میں حیات ہیں اور میرا سلام سن رہے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرما رہے ہیں اور میرے لیے استغفار بھی فرما رہے ہیں اور توجہ بھی (یہ سب امور احادیث سے ثابت ہیں) سلف میں مختصر سلام عرض کرنیکا معمول ہے یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اور بزرگوں نے جو طویل سلام کتابوں میں لکھے ہیں جس شخص کو مذکورہ آداب و استحضار کے ساتھ وہاں دیر تک کھڑے ہونے اور الفاظ کے معنی بھی سمجھتا ہو اور اس سے ذوق و شوق میں زیادتی پاتا ہو وہ اسی طویل سلام کو اختیار کرے یا حاضری پر صرف اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ہی ستر بار عرض کر دیا کرے۔

آسان آسان صلوٰۃ والسلام کے چند صیغے عوام کے لیے ہم بھی نقل کرتے ہیں خواہ یہ عرض کر دیا کریں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ - اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ -

اسی طرح حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے بھی سلام عرض کرے - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ - اور - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَاَرْضَاكَ جَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا ——— پھر دوبارہ مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر سلام و درود شریف خواہ نماز والا جتنا چاہے پڑھ کر اپنے لیے اور اُمت کی صلاح و فلاح کے لیے دُعا کرے -



نبیٔ اکرمؐ شفیعِ اعظمؐ دُکھے دلوں کا پیام لے لو   تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا   نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو
عجب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے   بشکل رہبر چھپے ہیں رہزن اُٹھو ذرا انتقام لے لو
یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ مزارِ اقدس پہ جا کے اک دن   سُناؤں اُن کو میں حالِ دل کا کہوں میں اُن سے سلام لے لو

ے حضرت اقدس قاری محمد طیب صاحب (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) قدس سرہٗ کے نعتیہ کلام سے چند اشعار

غزل نعتیہ

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہؐ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہؐ

اٹھا کر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہؐ

پیاسا ہے تمہارے شربتِ دیدار کا عالم
کرم کر اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہؐ

چھپیں خجلت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہ و خور
گر اپنے حُسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہؐ

یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میداں میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہؐ

ہُوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رُسوا
مرے اب حال پر تُم رحم کھاؤ یا رسول اللہؐ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تُم
ہمارے جرم و عصیاں پہ نہ جاؤ یا رسول اللہؐ

مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تُم
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہؐ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہؐ

شفیعِ عاصیاں ہو تُم وسیلہ بیکساں ہو تُم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہؐ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تُم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سُناؤ یا رسول اللہؐ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا اُمتی عاصی
گنہگاروں کو جب تُم بخشواؤ یا رسول اللہؐ

اگرچہ نیک ہُوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تُم اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یا رسول اللہؐ

جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہؐ

پھنسا ہوں جس طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہؐ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اِقبال کمپنی (رجسٹرڈ)
الکریم مارکیٹ
اُردو بازار
لاہور